رپورٹ:۔ ابوالاحسان غلام حسین — ابومعاویہ محمد نعیم احرار — (ڈیرہ اسماعیل خان)

اسلام انسانوں کو اخلاق کی بلندیوں پر فائز کرتا ھے

- مسلمان کہلاکر افلاطون کا نظام سیاست قبول کرنا اسلام سے بغاوت ہے
- قرآن وسنت، حدیث اور اجماع صحابہ ہی حق کے سرچشمے ہیں
- "ایڈجسٹمنٹ" کے موجودہ منافقانہ طرزِ عمل کا اسلام میں کوئی تصور نہیں
- جمہوریت کے خوشنما نعرہ کی آڑ میں مسلمانوں کا عقیدہ وایمان تباہ کیا جارہا ہے

ڈیرہ اسماعیل خان میں اجتماعات احرار سے

ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری کا خطاب

مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام ستمبر کے تیسرے عشرہ میں مختلف تبلیغی اصلاحی اور تنظیمی اجتماعات منعقد ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ انتخابات کے اس ہنگامی اور شیطانی ماحول میں بھی اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے میدان عمل میں سرگرم رہتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً قلیل ہی ہوتے ہیں کیونکہ جمہوریت تو اکثریت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت اس کافرانہ جمہوری نظام کے دام تزویر میں پھنسی ہوئی ہے۔ بہرحال دین کا کام کسی اکثریت کی طاقت یا خوف کی وجہ سے موقوف نہیں کیا جاسکتا جس طرح دین سدا بہار ہے اسی طرح اس کا کام بھی۔ یہ ہر موسم اور ہر ماحول میں ہوسکتا ہے۔ مگر استقامت شرط ہے۔

پروگرام کے مطابق مجلس احرار اسلام کے رہنما ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات لاہور سے ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے۔ احرار کارکنوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا اور جلوس کی صورت میں مقامی رہنما، چوہدری نورالدین صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ شاہ جی کا استقبال کرنے والے مقامی احرار رفقاء میں چوہدری نورالدین مولوی اللہ بخش احرار غلام حسین حاجی عبدالعزیز حاجی صلاح الدین غازی صغیر احمد محمد نعیم احرار محمد یونس ربنواز محمد الیاس اور حافظ سعید احمد زیادہ سرگرم اور پیش پیش تھے۔ شاہ جی نے کچھ دیر قیام فرمایا اور پھر قافلہ احرار شاہ صاحب کی قیادت میں روانہ ہوا جو دریا خان سے ہوتا ہوا تھلہ نون سے گزر کر کرارٹی نون پہنچا جہاں مجلس احرار اسلام کے ساتھیوں اور عوام نے شاندار استقبال کیا اس موقع پر جناب غلام یٰسین عبدالرحمن صاحب عبدالغفار صاحب ظفر اقبال حافظ محمد حیات نون اللہ وسایا موہانہ غلام سرور نون ملک بشیر نون اور

لوگ مجلس احرار اسلام میں شامل ہوگئے۔ ظہر کی نماز کے بعد حافظ غلام احمد موہانہ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید قاری محمد اسماعیل خان نے فرمائی۔ دوست محمد قریشی صاحب نے نعت سنائی اس کے بعد حضرت مولانا اللہ بخش احرار نے عظمت صحابہؓ کے موضوع پر بیان کیا آخر میں حضرت سید عطاء المہیمن شاہ صاحب نے فضائل درود شریف اور حیات النبی ﷺ کے موضوع پر انتہائی اثر انگیز بیان فرمایا۔ شاہ صاحب نے بستی کراڑی نون کا نام تبدیل کر کے فاروق آباد رکھا۔ آپ کا بیان نماز عصر تک جاری رہا۔ قافلہ احرار نماز مغرب تک واپس ڈیرہ اسماعیل خان پہنچ گیا۔

دوسرے روز آپ نے مسجد ابراہیم خلیل ظفر آباد کالونی میں اجتماع **جمعہ** سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔
لوگو! "اپنے عقیدہ کو مضبوط کرو" عقیدہ اچھا نہیں تو زندگی کیسے اچھی ہوگی جس زندگی میں حیا نہیں وہ کیسے اچھی ہوسکتی ہے۔ پھر فرمایا حیات کی مختلف قسمیں ہیں۔ حیات کافر کی بھی ہے حیات مسلمان کی بھی حیات شہید کی بھی ہے۔ ناجائز دولت جمع کرنا بے حیائی کو فروغ دینا، وی سی آر اور ٹیلی ویژن کے ذریعے گھروں میں برائی پھیلانا اور نئی نسل کا اخلاقی دیوالیہ نکالنا یہ کافروں والی زندگی ہے جس کے اختیار کرنے کے نتیجے میں گھروں میں بے برکتی ہے، اولاد نافرمان ہے۔ ازدواجی زندگی جھگڑوں سے آلودہ ہے۔ مگر مسلمان کی زندگی اس سے قطعی مختلف ہے۔ جہاں ماں کا ایک پاکیزہ کردار ہے جس کی گود سے انسان کی تربیت شروع ہوتی ہے۔ ماں باپ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اولاد کو دین سکھائیں اور دین کے راستے پر چلائیں اسلام اپنے ماننے والوں کو اخلاق کی بلندیوں پر دیکھنا چاہتا ہے۔ انسانیت کا جو احترام اسلامی زندگی میں ہے وہ کافرانہ طرز زندگی میں نہیں۔ اسلام تو امن وسلامتی کا نظام ہے۔ اس کو اختیار کرنے سے سلامتی ہی نصیب ہوگی لیکن اگر مسلمان کہلا کر بھی افلاطون کے نظام ریاست کو قبول کیا تو زندگی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بات عقیدے کی ہو رہی تھی۔ یہ بنیاد ہے زندگی کی۔ یہ مسلمانوں کی متاع عزیز اور ورثہ ہے اس میں جھول پیدا ہو گیا تو ساری عمارت گر جائے گی۔ والدین کا فرض ہے کہ اولاد کو صحیح عقیدہ منتقل کریں۔ جس طرح جائیداد مستقل ہے اور وراثت میں اولاد کو منتقل ہوتی ہے اسی طرح عقیدہ بھی منتقل ہوتا ہے اچھی جائیداد اور مال بنانے کے لئے تو محنت کرتے ہو۔ مگر عقیدہ صحیح کرنے کے لئے محنت نہیں کرتے۔ یہ محنت بہت ضروری ہے کھرے اور کھوٹے کی پہچان بھی ضروری ہے۔ قرآن، حدیث، سیرت اور اجماع صحابہ حق ہے۔ حق کو انہی میں تلاش کرو انہی ذرائع سے سچ اور حق ملے گا۔ جنت کے طلبگار ہو تو اپنے عقائد کو درست کرلو یہ دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ حضرت معاذ بن جبل سے حدیث روایت ہے کہ یمن کی طرف رسول اللہ ﷺ روانہ کر رہے ہیں۔ سوال کرتے ہیں نبی کریم اور جواب دینے والے ہیں معاذ بن جبلؓ تین بار سوال ہوا تین بار لبیک یا رسول اللہ ﷺ کہا کہ اللہ کے بندوں کے کیا حقوق ہیں؟

جواب ملا۔ اللہ جانتا ہے اور اسکا نبی ﷺ جانتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ بندہ کا اللہ پاک پر کیا حق ہے؟ اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے جواب ملا کہ اللہ معاف کرنے والے ہیں بشرطیکہ شرک نہ کیا ہو۔

نبی کریم ﷺ کی تیرہ سالہ مکی زندگی اور دس سالہ مدنی زندگی کے ان تیئس برسوں میں جماعت صحابہ نے درسگاہ نبوی ﷺ سے کیسی تربیت پائی اور کیسے خوش کن الفاظ سے اللہ کے نبی کو جواب فرمائے پھر اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا فان آمنوابمثل ماآمنتم بہ فقد ھتدوا

کہ ایمان اس طرح لاؤ جس طرح میرے صحابہؓ لائے۔ تب تو کامیاب زندگی ہے۔ قانون خداوندی تو پہلے سے موجود ہے لیکن آپ حضرات نے مشرکانہ نظام کو اپنا رکھا ہے اور اسلام کے ساتھ شرک بھی روا رکھا ہے۔ افلاطون کو خوش کر رہے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کو ناراض اللہ کو ناراض رسول اللہ کے صحابہؓ کا عمل موجود ہے اسلام مکمل آچکا ہے۔ آیت الیوم اکملت لکم

اتر چکی ہے ایسی کوئی مثال نہیں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسی صحابی کو اسلام میں کمی رہ جانے کی وجہ سے یونان کی حکومت روم کی حکومت فارس کی حکومت کے پاس بھیجا ہو کہ وہاں سے کوئی قانون پوچھ کر آؤ اور اسلام کے ساتھ پیوند لگالو کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسا کیا ہو یا کسی صحابی نے ایسا کیا ہو؟ اسوقت یہ تین بڑی سلطنتیں تھیں۔ یونان جمہوریت چلا رہا تھا۔ روم اور فارس کے علیحدہ قانون تھے۔ لیکن اللہ پاک کے نظام حکومت کو دیکھو اس میں کوئی خامی یا کمی نہیں زندگی کے تمام مسائل کو قرآن و حدیث کے واضح کر دیا گیا ہے۔ آجکل انتخابات کا زور و شور ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے صوبائی سطح پر ایڈجسٹمنٹ کی ہے کہ وقتی معاہدہ ہوا ہے کوئی ہم نے مستقل وعدہ نہیں کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے اور ابو جہل کی بمعہ قبائل کے گفتگو تاریخ و سیرت میں محفوظ ہے اس وقت کفار کا وفد اللہ کے نبی سے ملنے آیا اور کہا کہ کچھ معاہدہ "ایڈجسٹمنٹ" کرلیں۔ کس قسم کی۔۔۔۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کفار کے سردار کہنے لگے کچھ آپ ہماری مان لیں کچھ ہم آپ کی مان لیتے ہیں اور معاہدہ ہوجائے سرداران کفار نے اللہ کے رسول سے کہا کہ آپ کو عرب کی کسی خوبصورت عورت کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔ یا سرمایہ چاہیئے۔ کوئی ریاست حکومت کرنے کے لئے چاہیے۔ سب کچھ ہم دیتے ہیں مگر یہ لا الہ کہنا چھوڑ دو کچھ آپ مانیں اور کچھ ہم مانتے ہیں۔ مگر نبی کریم ﷺ نے جواباً فرمایا کہ میں قولوا لا الہ الا اللہ

نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ ﷺ بھی وقتی معاہدہ کر سکتے تھے۔ عرب سردار چل کر ان کے گھر آئے تھے اور دنیا کی ساری نعمتیں آپ ﷺ کے قدموں پر نثار کرنا چاہتے تھے۔ مگر آپ ﷺ نے نظریہ دین اور عقیدہ کو ترجیح دی۔ سب کچھ ٹھکرا کر دین کو بچالیا۔ کوئی ایڈجسٹمنٹ نہیں کی۔

لیکن افسوس ہے آج کے مسلمان سیاست دان پر کہ وہ ایڈجسٹمنٹ کے نام پر دین کو ذبح کر رہا ہے۔ اور دین والوں کا اس شیطانی عمل میں ملوث ہونا اور بھی شرمناک ہے۔ انتخابات ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے مجلس احرار اسلام کا اس مسئلہ پر بڑا واضح مؤقف ہے۔ ہمارے نزدیک اسمبلیوں کے ذریعے یا جمہوریت کے ذریعے اسلام نہیں آسکتا نہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔ اسلام انقلاب سے ہی آئیگا۔

نواز شریف اور بے نظیر دونوں ایک ہی نظام کے حامی ہیں اور امریکہ کے مفادات کے لئے کام کر رہے ہیں۔

بے نظیر نے کہا کہ ملاؤں کا اسلام ختم کر کے رہونگی۔ اور اسلام کے ظالمانہ قوانین ختم کر دونگی نواز شریف کہتا ہے کہ شلوار اونچی کرنی لوٹا اٹھانا یہ اسلام کی خدمت نہیں ہے۔ دونوں نے اسلام کی توہین کی ہے اور دونوں مجرم ہیں۔ ہم دونوں کو امریکی ایجنٹ کہتے ہیں۔ یہ دونوں یہود و نصاریٰ کو راضی کرنے کی کوشش میں ہیں ہمارے لئے ان کا نہیں صحابہ کرام کا عمل حجت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے چادریں شلواریں ٹخنوں سے اوپر رکھی ہیں۔ طہارت و پاکیزگی کے لئے لوٹا ہاتھ میں اٹھایا ہے کیونکہ اسلام پاکیزہ مذہب ہے باقی سب جھوٹے مذاہب ہیں اور اسلام کے مد۔۔۔ ہیں۔

جب اللہ پاک نے مکمل آفاقی نظام دیا ہے تو پھر تم کافرانہ نظام جمہوریت کا سہارا کیوں لیتے ہو جبکہ یہ نظام خود یورپ میں بھی ناکام ہو رہا ہے۔ قرآن علامہ اقبال یا بانی پاکستان محمد علی جناح پر نازل نہیں ہوا۔ ہم اقبال و جناح کی تعبیرات و تشریحات کو رد کر کے حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کی تشریحات کو قبول کرتے ہیں۔ اسلام میں کسی اور کی رائے کو قبول کرنے کا جواز ہی نہیں ہے۔ اور ہم اس دھوکہ سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

پاکستان کے بے خبر مسلمانوں کو جمہوریت کے خوشنما نعرہ کی آڑ میں بہت بڑا فریب دیا جا رہا ہے اور ان کے دلوں سے ایمان نکالا جا رہا ہے گھروں سے اسلام کو نکالا جا رہا ہے میرے مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جمہوریت میں بیٹی باپ کے سامنے اپنے آشنا کے ساتھ جانے کا حق رکھتی ہے مگر اسلام اس کو بے غیرتی قرار دیکر سزا دیتا ہے ہمارے سیاست دان زنا و شراب اور فواحش و منکرات کو فروغ دیکر اور بے زبان جانوروں کے ساتھ ساتھ انسانوں کو بھی آپس میں لڑا کر جمہوری ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ دھوکہ کھانے کے لئے ہرگز طیار نہیں ہیں بلکہ جب تک زندہ ہیں اس فریب کو طشت از بام کرتے رہیں گے۔ اور حتی الوسع اس کا راستہ روک کر اس کے خلاف جہاد کریں گے۔

مسلمانو! اس جمہوری نظام کے ذریعے اعتقادات اعمال اور تمام گوشوں میں شرک کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ سرمایہ کے زور پر حق کو ناحق ثابت کیا جا رہا ہے۔ غریبوں کی عزت و آبرو تباہ کی جا رہی ہے۔ چند خاندانوں کو کروڑوں عوام پر بلاشرکت غیرے حکمران مسلط کر دیا گیا ہے اسلام اس سارے کھیل کو کفر اور شیطنت قرار دیتا ہے اسلام ہر انسان کی عزت و آبرو کا محافظ ہے اور انسان پر انسان کی نہیں اللہ کی حاکمیت کا علمبردار ہے۔

افسوس جو چیز اسلام نے پیش کی ہم مسلمانوں نے اسکی مخالفت کر کے جمہوریت کو سینہ کا تعویذ بنایا۔ جو اسلام سینوں میں محفوظ ہوتا تھا۔ وہ اب جمہوریت کی شکار بن مسلمانوں سے نکل رہا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ایمان اور عقیدے کو مضبوط کر کے اس کو اپنے اعمال میں اجاگر کرو بے غیرت قانون کی مخالفت کرو۔

کامیابی یا ناکامی ہمارے اختیار میں نہیں۔ ہمیں تو صرف اسلام کے راستے پر چلنے کا حکم ہے ہم اگر اخلاص، ایثار اور جذبہ للھیت کے ساتھ اس سچے راستے پر چلیں گے تو یقیناً اللہ ہماری مدد کرے گا۔

رپورٹ: مہدی معاویہ، ملتان۔

"تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام سیرت کوئیز پروگرام"

ملتان میں تحریک طلباء اسلام کے زیر اہتمام خاتم المرسلین والنبیین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے سوال و جواب کا معلوماتی پروگرام سیرت کوئیز کے عنوان سے منعقد ہوا اس پروگرام کے روح رواں تحریک کے ناظم جناب معظم معاویہ صاحب، محمد احمد صاحب اور حافظ محمد یاسر تھے۔ مہمان خصوصی "مدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوت جناب سید محمد کفیل بخاری" تھے جبکہ صدارت علاقہ دہلی گیٹ کے معروف مذہبی و دینی کارکن جناب صلاح الدین نے کی۔